129851 ـ نکاح کی توثیق کرانا واجب ہے

سوال

ہمارے ملك میں قانون ہے کہ جب خاوند فوت ہو جائے تو بیوی کو گورنمنٹ سے ماہانہ وظیفہ لینے کا حق حاصل ہے لیکن اگر وہ کسی اور شخص سے شادی کر لے تو یہ وظیفہ بند کر دیا جاتا ہے، اس لیے کچھ بیوائیں جب دوسری شادی کر لیتی ہیں تو وہ اپنا وظیفہ قائم رکھنے کے لیے نکاح کی توثیق نہیں کراتیں.
لیکن یہ عقد نکاح شرعی طور پر صحیح ہوتا ہے جس میں گواہ اور ولی موجود ہوتے ہیں اور اس کا اعلان بھی کیا جاتا ہے، لیکن گورنمنٹ کے ہاں اس عقد نکاح کی بنا پر بیوی کو کوئی حقوق حاصل نہیں ہوتے.. لہذا اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اس کی وارث نہیں بنےگی اور اگر اسے طلاق دے دے تو اسے نفقہ حاصل نہیں ہوگا، گورنمنٹ اس شادی کو نسب کے علاوہ کہیں تسلیم نہیں کرتی.
ہم قبائلی معاشرے میں نہیں رہتے کہ قبیلہ حقوق کی حفاظت کرتا ہو.. مجھے علم ہے کہ دوسری شادی کرنے کے بعد بیوی جو وظیفہ حاصل کر رہی ہے وہ حرام ہے، لیکن غیر موثوق شادی کا حکم کیا ہوگا ؟.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو گورنمنٹ وظیفہ صرف بیوہ کو دیتی ہے کہ اگر وہ دوسری شادی کر لے تو یہ وظیفہ ختم کر دیا جاتا ہے تو پھر اسے حاصل کرنے کے لیے حیلہ سازی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنا حرام طریقہ سے مال حاصل کرنے کے مترادف ہوگا.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو تم اپنے مال آپس میں باطل طریقہ سے مت کھاؤ النساء (29).

دوم:

شادی صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کی رضامندی شامل ہو، اور عورت کے ولی اور دو عادل مسلمان گواہوں کی موجودگی میں کی جائے اور خاوند اور بیوی میں کوئی ایسی چیز نہ پائی جاتی ہو جو شادی

میں مانع ہو.

لہذا جب یہ شروط پائی جائیں اور عقد نکاح میں عورت کے ولی اور خاوند کے مابین ایجاب و قبول ہو تو نکاح ہو جائیگا.

رہا مسئلہ سرکاری ادارہ سے اس کی توثیق کرانا تو یہ صرف حقوق کی حفاظت اور اختلافات کو ختم کرانے کے لیے ہے.

ہمیں ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ ذمہ داری کے عدم ثبوت اور دین کی قلت کی بنا پر اس وقت توثیق کرانا واجب ہے، اور اس لیے بھی کہ نکاح کی توثیق نہ کرانے کے نتیجہ میں حقوق ضائع ہو جاتے ہیں مثلا وراثت اور باقی مانندہ مہر اور نان و نفقہ اور بیوی اور اولاد پر ولایت و ذمہ داری جیسے حقوق کی پاسداری نہیں کی جاتی.

پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر نکاح کی توثیق نہیں کرائی گئی تو خاوند اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوك کرےگا اور اسے تنگ کرتے ہوئے اسے طلاق دینے سے انکار کر کے معلق چھوڑ دے گا، اس طرح وہ شرعی طور پر کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کر سکےگی، اور نہ ہی وہ عدالت سے رجوع کر سکتی ہے کہ عدالت خاوند طلاق دینے پر مجبور کرے کیونکہ اس کا تو نکاح ہی رجسٹر نہیں ہوا.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیوی کسی دوسرے شخص کی جانب مائل ہو کر اس سے شادی کر لے اور اپنے خاوند کو چھوڑ دے جو اسے واپس لانے کی استطاعت ہی نہ رکھے کیونکہ نکاح رجسٹر ہی نہیں ہوا.

اور پھر ایسے بہت سارے واقعات پائے جاتے ہیں کہ گندے ضمیر اورغلط ذہن کے لوگوں نے بغیر توثیق اور نکاح رجسٹر کرائے شادی کر لی اور پھر بیوی اور اولاد سے برات کا اظہار کر دیا جس کی بنا پراولاد اس کی طرف منسوب ہی نہ کی جا سکی.

ان وجوہات کی بنا پر ظاہر یہی ہوتا ہے کہ نکاح کی توثیق اور اسے رجسٹر کرانا واجب ہے.

واللہ اعلم .